پاکستان: "مسیحی عوام، پارلیمنٹ اور ایم۔ این۔ اے"

[ماہنامہ "کاریتاس" نے اپریل ۱۹۹۲ء کے شمارے میں "مسیحی عوام، پارلیمنٹ اور ایم۔ این۔ اے" کے حوالے سے جناب ڈیوڈ خان کا "ایک کھلا خط" شائع کیا ہے جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ مدیر]

میرے عزیز دوستو! پاکستان کے مسیحی عوام پس ماندہ طبقہ سے ہیں۔ اکثریت غریب اور غیر تعلیم یافتہ ہے۔ آج جب کہ اکیسویں صدی شروع ہونے والی ہے، مسیحیوں کی حالت یہ ہے آج بھی کسی گاؤں میں تار یا خط آ جائے تو ان کو خط پڑھانے کے لیے کسی پڑھے لکھے کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہمارے مسیحی بہن بھائی اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تو اس ملک میں اب بھی مسیحی قوم ترقی کر سکتی ہے۔

تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہم نے جو نمائندے چُنے وہ قوم کے معیار پر پورا نہیں اُترے۔ میں بہت دور تو نہیں جاؤں گا لیکن ۱۹۸۵ء سے لے کر [اب تک] جو ایم۔ این۔ اے آئے انہوں نے مسیحیوں کو کیا دیا۔ ناصر محمود کھوکھر میں کیا کمی تھی کہ مسیحیوں نے اُسے مسترد کر دیا۔ عمانوائیل ظفر کو مسترد کیوں کیا؟ کرنل ڈبلیو۔ ہربرٹ کو مسیحیوں نے کیوں مسترد کر دیا؟ کیپٹن ثناءاللہ کو مسیحیوں نے کیوں مسترد کر دیا؟ ان لوگوں نے تو بہت ترقیاتی کام کیے تھے۔ پھر بھی مسیحی عوام نے ان لوگوں کو مسترد کر دیا اور موجودہ ایم۔ این۔ اے بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں۔ آخر ایک دن قوم ان ایم۔ این۔ اے کو بھی مسترد کر دے گی۔

میری کمزور سمجھ میں جو بات آ رہی ہے، جناب جے۔ سالک نے بھی کوئی کمال نہ کیا۔ وہ بھی ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے۔ بجائے سڑکوں پر آنے کے جناب جے۔ سالک اسمبلی میں بات کریں تو بہتر ہے۔ آج تک جے۔ سالک نے اسمبلی میں جو کچھ کیا ہے، وہ خیر اسمبلی کی کارروائی کا حصہ ہے۔ صدر کے خطاب پر تقریر، خلیج کے موضوع پر تقریر، بجٹ پر تقریر کوئی بڑا کام نہیں۔ کیوں کہ یہ تو رسمی کارروائی ہوتی ہے، وہ ہر ہوش مند آدمی کر سکتا ہے۔ یونین لیڈر بھی عام بحث اخبار میں چھپوا سکتا ہے۔ ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے سب ہی افراد اس قسم کی تقریر پر بحث کر سکتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ بھی کیا ہے، اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے کیا ہے۔ یہ قوم کے ساتھ فراڈ کرنے کے لیے کافی ہے کہ دیکھ میں نے اسمبلی میں آپ کے لیے کیا کچھ کیا ہے؟ میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے کوئی تحریک استحقاق یا کوئی بل پیش کیا ہے۔ یا کوئی پرائیویٹ بل پیش کیا ہے یا کوئی قانون سازی کے لیے بِل پیش کیا ہے؟ کیا آپ نے کوئی کسی قانون سازی میں اپنی رائے دی ہے؟

ہمارے بچوں کو آج تک اسکولوں میں اسلامیات پڑھائی جاتی ہے جِس کے پڑھنے سے ہمارے بچوں کا استحقاق مجروح ہوتا ہے جب کہ ہم ایک الٰہی مذہب کے ماننے والے ہیں۔ ہمارا ایک مذہب ہے۔ ہماری اپنی ایک مذہبی تعلیم ہے۔ کسی بھی ایم۔ این۔ اے کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہ اس موضوع پر تحریکِ استحقاق پیش کرے اور بار بار جے۔ سالک یہ کہتا نظر آتا ہے کہ دیکھو میں نے اسمبلی میں یہ تقریر کی ہے۔ لوائے سنو۔

لیکن افسوس کہ آج تک جے۔ سالک نے بھی دھوکہ کے سوا کچھ بھی قوم کو نہ دیا۔ لیکن ہم مسیحیوں سے عہد کرتے ہیں کہ ہم کسی نہ کسی طرح تعلیمی اداروں میں بائبل کے نصاب اسمبلی میں پہنچا دیں گے۔

اگر جے۔ سالک ایم۔ این۔ اے بھی اپنا احتجاجی جلوس جو مینار پاکستان سے شروع کیا تھا اور ہائی کورٹ کے سامنے لے جانے کی بجائے اسلام آباد کی کسی بستی سے شروع کرتے تو بہتر ہوتا کیوں کہ قانون سازی تو ایوانِ اسمبلی میں کی جاتی ہے۔ یہ جلوس جناب جے۔ سالک نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے نکالا تھا۔ جے۔ سالک قوم کا قیمتی وقت ضائع نہ کرتے تو بہتر تھا۔

ورنہ قوم خود اس وقت کا ضیاع پورا کرنے کے لیے میدانِ عمل میں آجائے گی۔ اور جے۔ سالک سے گزرے ہوئے وقت کا حساب لیا جائے گا کیوں کہ جے۔ سالک کو قوم نے بے لوث چُنا ہے۔ اس لیے قوم کو یہ حق پہنچتا ہے کہ ان سے حساب لے۔ (ماہنامہ کاریتاس، لاہور۔ اپریل ۱۹۹۲ء)

پاکستان: ''غیر مسلموں کے لیے شراب کے پرمٹ بند کیے جائیں۔'' طارق۔ سی۔ قیصر

قومی اسمبلی میں مسیحی برادری کے نمائندہ طارق۔ سی۔ قیصر نے کہا ہے کہ بائبل میں شراب کو ممنوع قرار دیا گیا ہے لیکن حکومت شراب کے پرمٹ دے کر مسیحیوں کو غیر دینی فعل پر آمادہ کرتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ غیر مسلموں کے لیے شراب کے پرمٹ بند کیے جائیں (روزنامہ پاکستان، لاہور۔ ۲۶ مئی ۱۹۹۲ء)

پاکستان: ''اقلیتوں کے حقوق کے منافی کوئی بل منظور نہیں کیا جائے گا۔'' سہوترا

''وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیٹر جان سہوترا نے کہا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق،